

عصر حاضر میں مالیاتی شبے میں رسک منیجنٹ کے طرق کا اسلامی تعلیمات کے تباہ میں ایک تجزیاتی مطالعہ

An analytical study of present-day risk management practices in financial market in the perspective of Islamic teachings

* ڈاکٹر محمد مشتاق احمد

** ڈاکٹر جاوید خان

Abstract

Risk is defined as uncertain events that could damage the performance or productivity of a person or institution. Due to inseparability of risk from the life of human being, different methods have been applied to mitigate the effects of risk from day one. With the passage of time, the subject of risk management and its techniques has evolved and presently different methods are being used to manage risks. Some techniques contain Riba, Gharar, and other elements prohibited by sharia.

In this study, Risk, different types of risk, risk management techniques in financial market and risk for Islamic financial institutions is conversed. Further, the roots and examples of risk and its mitigating techniques are discussed in the light of Islamic tradition. The present day risk mitigating techniques in vogue in the industry is also examined from sharia point of view and sharia framework of minimum requirement for risk management methodology based on the principles of Islamic business law is presented. At the end, recommendations regarding the islamization of present practices of risk management techniques are presented.

Keywords: Shariah, Finance, Risk Management

تاریخ:

ابتداے آفرینش سے خطرات اور ان کے تدارک کے لئے اسباب و طرق کی تلاش انسانی فطرت رہی ہے، خطرات جس طرح بھی رہے ان خطرات کے سد باب کے لئے رستہ ڈھونڈئے گئے، وقت کے ساتھ ساتھ یہ موضوع ارتقاء پذیر ہوتا گیا یہاں تک کہ یہ موضوع طالبان علم کے لئے سیکھنے کا میدان اور محققین کے لئے موضوع تحقیق بن کر باقاعدہ علم کی حیثیت اختیار کر گیا۔ مختلف میدانوں میں خطرات کے مختلف اقسام کا تصور دیا گیا اور ان سے نہنے کے طریقے پیش کرنے کے لئے، ان خطرات اور ان کے سد باب سے متعلقہ علوم کو رسک منیجنٹ (Risk and Risk Management) کے نام سے موسم کیا گیا۔ ان خطرات سے بچنے یا ان کے اثرات کو کم کرنے کے لئے کچھ رہنماؤں بھی وضع کئے گئے جن میں سے کچھ اصولوں کی بنیاد غرر، سود اور غیر شرعی

* انچارج، شعبہ اسلامیات و عربی، یونیورسٹی آف سوات۔

** لیکچرر، شعبہ اسلامیات و عربی، یونیورسٹی آف سوات۔

عصر حاضر میں مالیاتی شبے میں رسک مینیجنٹ کے طرق کا اسلامی تعلیمات کے

تباہ میں ایک تجزیاتی مطالعہ

معاملات کی بنیاد پر رکھی گئی جو شریعتِ اسلامی کے طے شدہ قواعد و ضوابط پر پورا نہیں اترتے۔ زیر نظر مطالعہ میں ابتداء رسک کا تعارف، اس کے ماغذہ، مختلف حیثیتوں سے اس کی اقسام، رسک مینیجنٹ کے مختلف مرافق اور اسلامی مالیاتی اداروں کے رسک خصوصاً صاریح رسک پر گفتگو کی گئی ہے نیز شریعت اسلامیہ میں رسک اور اس کے ظائزہ و امثال کو ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد عصر حاضر میں Risk Management کے وضع کئے گئے اصولوں پر گفتگو کرنے کے بعد رسک مینیجنٹ کے بنیادی ڈھانچے کے قیام کے لئے اسلامی مالیاتی نظام کے مجموعی راہنمایہ ہدایات سے اخذ کردہ بنیادی شرائط ذکر کی گئی ہیں۔ آخر میں عصر حاضر میں رسک مینیجنٹ کو شرعی ضوابط کے مطابق بنانے کے حوالے سے سفارشات دی گئی ہیں۔

رسک کا مفہوم اور معانی:

آس فورڈ ڈاکشنری میں رسک کے معنی خطرے یا نقصان کے مقام پر ہونے کا کیا گیا ہے۔¹ کچھ حضرات کے نزدیک یہ اٹالین لفظ risciare سے ماخوذ ہے جس کے معنی جری ہونے کے ہیں، جبکہ بعض نے اس لفظ کو عربی کے لفظ رزق سے ماخوذ مانا ہے۔² اصطلاحی لحاظ سے اس کے مختلف معانی ذکر کئے گئے ہیں چنانچہ ڈاکٹر عاطف نیم رسک کے معنی ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

“A problem, a situation that , if it is materialize ,may adversely affect the project.”³

”ایسا مسئلہ کہ اس کے وقوع پذیر ہونے سے پر اجیکٹ پر منفی اثر پڑے۔ اس تعریف کی رو سے رسک کا تعلق ان خطرات کے ساتھ جوڑا گیا ہے جن کی وجہ سے کسی بھی کاروبار یا پر اجیکٹ پر منفی اثر پڑ سکتا ہو۔“
Paul Hopkin نے اس کی مزید تفصیل بیان کی ہے وہ کہتے ہیں:

“An event with the ability to impact (inhibit enhance or cause doubt about the mission, strategy, project, routine operations, objectives, core processes, key dependencies, and or delivery of stakeholder expectations.”⁴

ہر وہ واقعہ جو کسی پر اجیکٹ یا ادارے کے وزن، مشن، آپریشنز، مقاصد، روزمرہ کے معاملات وغیرہ پر منفی انداز ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ رسک کہلاتا ہے۔

اسی کے قریب قریب تعریف ISO (International Organization for Standardization) کے طور پر مختلف معیارات کا اجراء کرتا ہے ان میں رسک بھی شامل ہے، نے بھی کی ہے کہ رسک کسی ادارے کے مقاصد پر اثر انداز ہونے والے کسی بھی ایسے عمل کو کہا جائے گا جو اس ادارے یا پر اجیکٹ کو اپنے موقع اصل مقصد سے ہٹا دے۔

“Effect of uncertainty on objective, the effect is deviation from the expected”⁵

ان تمام تعریفات میں ایک بات شتر کے طور پر نظر آتی ہے کہ رسک ہر اس عمل کو کہا جاتا ہے جو ادارے یا پر اجیکٹ پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اگرچہ اس میں ثبت یا منفی یا کوئی تقسیم نہیں لیکن عموماً اس کا استعمال منفی طور پر اثر پذیر ہونے والے

اعمال کے بارے میں زیادہ ہے۔ اسی طرح اثر انداز ہونے کے لحاظ سے بھی اس کی نو عیین مختلف ہو سکتی ہیں، اس کا اثر ادارے کے روزمرہ کے کاموں میں خلل کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے یا اس کے مشن یا وژن پر بھی اثر انداز ہونے کی صورت میں ہو سکتا ہے، اسی طرح ادارے کے نفع میں کمی یا ادارے کو نقصان کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے۔

رسک کے اقسام:

رسک اور خطرے کی مختلف حیثیتوں سے مختلف اقسام بیان کئے گئے ہیں، کسی پراجیکٹ یا کاروبار کے مختلف اجزاء کے لحاظ سے رسک کے درج ذیل اقسام بیان کئے جاتے ہیں:

1. پیداواری خطرات (Production Risk): ایسے خطرات کو کہا جاتا ہے جو کسی پراجیکٹ یا کاروبار کے پیداوار کو متاثر کرے، اس میں موسمی خطرات، ٹیکنالوجی کی جدت، عام مال کے معیار سے لے کر مشینری کے موثر اور غیر موثر ہونے تک کے سارے خطرات شامل ہوتے ہیں۔

2. مارکیٹ سے متعلقہ خطرات (Marketing Risk): اس میں وہ خطرات شامل کئے جاتے ہیں جن کا تعلق مارکیٹنگ سے ہو، اس میں مارکیٹ تک رسائی کے حوالے خطرات بھی شامل ہوتے ہیں۔

3. مالیاتی خطرات (Financial Risk): اس میں ادارے یا پراجیکٹ کے مالیاتی شبے کے حوالے سے متعلقہ خطرات شامل ہوتے ہیں۔ یعنی ادارے کے پاس موجود نقدی اور کیش، اسی طرح اسٹاک وغیرہ کی صورتحال، اور مارکیٹ میں گردشی قرضہ اور ان قرضوں کی وصولیابی سے متعلقہ خطرات۔

4. قانونی یا دستاویزی خطرات (Legal or Contractual Risk): یہ کسی ادارے کی سرگرمیوں کے قانون سے مطابقت اور عدم مطابقت سے متعلقہ خطرات کو کہا جاتا ہے۔ نیزاں میں ادارے کے اپنے گاہوں کے ساتھ کئے جانے والے معابدات سے متعلقہ خطرات بھی آتے ہیں۔

5. ملازمتی خطرات (Personnel Risk): ملازمین سے متعلقہ خطرات کو کہا جاتا ہے۔ اس میں ملازمین کی تربیت، ان کو ایسے ماحول کی فراہمی جس میں وہ اپنی مکمل صلاحیتوں کو ادارے کے لئے بروئے کار لائیں اسی طرح مختلف شعبہ جات کے لئے متعلقہ تجربہ رکھنے والے ملازمین کا تقرر اور عدم تقرر کی صورت میں ممکنہ خطرات اسی کے ذیل میں آتے ہیں۔⁶

کچھ محققین نے خطرات کو بنیادی اور ثانوی خطرات میں تقسیم کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ بنیادی خطرات وہ کہلاتے جاتے ہیں جن سے مفرمکن نہیں اور جو ہر کاروبار کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں اس طرح کے خطرات کو کم توکیا جا سکتا ہے لیکن ان کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا جبکہ ثانوی خطرات وہ کہلاتے جاتے ہیں جن کو ختم کیا جا سکتا ہے۔⁷

خطرات کا انتظام یا ان کا تدارک - Risk Management:

کچھ خطرات اگرچہ ایسے ہوتے ہیں جن کا تدارک کرنا ممکن نہیں ہوتا جن کو absolute Risk سے تعبیر کیا جاتا ہے تاہم ایسے خطرات جن کا تدارک یا ان سے پہنچنے والے نقصان کو کم سے کم کیا جا سکتا ہے یعنی speculative Risk تو ان خطرات کی تفہیم

کام قصد ان سے نہیں کے راستے تلاش کرنا ہوتا ہے کیونکہ ان خطرات کے وقوع کی صورت میں مالی نقصان کے ساتھ ادارے کی سماکھ کو بھی نقصان پہنچتا ہے اس لئے (Risk Management) یعنی خطرات کے تدارک کا انتظام باقاعدہ ایک فن کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ بڑے اداروں میں، خصوصاً مالیاتی اداروں میں خطرات کے تدارک کے لئے Risk Management Department (یعنی خطرات کے تدارک کا انتظام کرنے والے شعبوں کا قائم عمل میں لا یا جاتا ہے تاکہ بہترین انتظامی ماحول، فیصلوں میں تسلسل، غیر یقینی فضایا خاتمه اور خود کار احتسابی نظام قائم کیا جائے جو عوامی سطح پر ادارے کی بہتر سماکھ کے ساتھ ساتھ مالی منافع کا ذریعہ ہو۔ گویا کہ رسک منیجنمنٹ ان سرگرمیوں کو کہا جاسکتا ہے جو ادارے کے لئے ہر طرح کے خطرے کے تدارک کا انتظام کر سکیں۔⁸

(Risk management steps): خطرات کے تدارک کے مختلف مرحلے

اگرچہ خطرات کی نوعیت اور مہیا اسباب کے تناظر میں خطرات کے سداب کے طریقہ کار مختلف ہو سکتے ہیں لیکن عمومی طور پر اس میدان کے ماہرین، خطرات سے نہیں کے لئے پانچ بنیادی اصول بیان کرتے ہیں۔

۱۔ خطرے کی نوعیت کا تعین۔(Identification of Risk):

سب سے پہلے خطرے کی نوعیت کا تعین کرنا ضروری ہے مثلاً مالیاتی خطرہ ہے یا قواعد و ضوابط کے عدم اطباق کا ہے یا مالیاتی لحاظ سے ادارے کو خطرے کا سامنا ہے۔

۲۔ خطرے کی تحقیق۔(Analysis of Risk):

دوسرے مرحلے پر خطرے کی تحقیق ہوتی ہے کہ اس طرح کے خطرات ادارے پر کس طرح اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

۳۔ خطرے کے پیمانے کا تقرر۔(Evaluate or Rank The Risk):

خطرات کی نوعیت مختلف ہو سکتی ہے اور ان کی اثر پذیری اور ادارے کی کارکردگی پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت کے اعتبار سے ہر خطرے کو مختلف مرتبہ پر رکھا جاسکتا ہے۔ اس طرح کسی بھی خطرے کو اعتباری پیمانے کے لحاظ سے مرتبہ دیا جاتا ہے۔

۴۔ خطرات سے بچاویاد تدارک کا طریقہ کار۔(Treatment of Risk/Risk Response Planning):

اس مرحلے پر پیش آمدہ خطرات کے تدارک یا انتظام کا طریقہ کار پیش کیا جاتا ہے کہ جس خطرے کی تحقیق کی گئی اس کے تدارک کے لئے کو ناطریقہ کار وضع کیا جاسکتا ہے اور وہ کتنا موثر ہے۔

۵۔ خطرات کے تدارک کی ہمہ وقت گرانی کرنا۔(Monitor and Review the Risk):

کچھ خطرات کو وقت طور پر کم تو کیا جاسکتا ہے لیکن ان کو ختم نہیں کیا جاسکتا ہے اس لئے کسی بھی ادارے کی کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے خطرات کی مسلسل گرانی کا انتظام موجود ہو اور اس گرانی کے عمل کے ساتھ ساتھ اس خطرے کے تدارک یا اس سے پہنچنے والے کسی بھی قسم کے نقصان کو کم سے کم کرنے کے لئے وہ خود کار گرانی کا نظام برقرار رکت میں آیا کرے اس لئے ماہرین ایسے خطرات کے انتظام کے لئے پانچویں مرحلے پر ہمہ وقت گرانی کا تصور پیش کرتے ہیں۔⁹

پھر ان خطرات کے وقوع، عدم و قوع اور حساسیت کو مدد نظر رکھ کر اس کی (High, Medium, Low) میں درجہ بندی کی جاتی ہے اور اسی درجہ بندی کے حساب سے خطرے کے تدارک کے لئے طریقہ کار و ضع کیا جاتا ہے۔¹⁰ جن میں زیادہ معروف طریقے درج ذیل ہیں:

۱۔ ترک کرنا: (Avoid Risk)

جس عمل کی وجہ سے خطرات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہواں عمل کو ترک کر دیا جائے اور اس کے بجائے کوئی بلا خطر یا کم خطرے والا طریقہ کار اختیار کیا جائے جس کے ذریعہ کار و باری مقاصد بغیر خطرے کے حاصل کئے جاسکیں۔

۲۔ خطرے یا اس کے سبب کو ختم کرنا: (Elimination of Risk)

خطرے کے تدارک کرنے کے لئے کبھی یہ طریقہ بھی استعمال کیا جاتا ہے کہ اس خطرے کو ہی ختم کیا جائے یا جس سبب کی وجہ سے یہ خطرہ و قوع پذیر ہو رہا ہواں سبب کو ختم کیا جائے۔ مثلاً اگر ادارے کے پاس کسی ادارے کے کچھ حص (شیرز) ہیں جن کی قیمت کم ہو کر ادارے کو نقصان پہنچا سکتی ہے تو اس خطرے کو ختم کرنے کا ایک طریقہ ان حص کی فروختگی بھی تجویز کی جاتی ہے جس سے خطرہ ختم ہو جاتا ہے۔

۳۔ خطرے کو کم کرنا: (Reduce Risk)

جہاں پر خطرے کو مکمل ختم کرنے کی کوشش نہ ہو تو اس صورت میں خطرے کو کم کرنے کی صورت تجویز کی جاتی ہے کہ خطرے کے نتائج کم سے کم اور قابل برداشت حد تک آجائیں اور یہ بھی رسک منیجنمنٹ کے طرق میں سے ایک طریقہ ہے۔

۴۔ خطرے کو منتقل کرنا یا باٹھنا: (Share or Transfer)

خطرے سے منٹنے کا ایک طریقہ یہ بھی تجویز کیا جاتا ہے کہ آنے والے خطرے کو کسی اور فریق کی طرف منتقل کیا جائے یا کسی دوسرے فریق کے ساتھ بانٹ لیا جائے تاکہ خطرے سے اگر کچھ نقصان ہو بھی تو کم سے کم ہو۔ اس کے لئے انشورنس وغیرہ جیسے اداروں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ جو ان خطرات کو اپنی ذمہ داری میں لے لیتے ہیں اور اس ذمہ داری کے بدله ان اداروں کو مخصوص رقم کی ادائگی ہوتی ہے۔¹¹

عصر حاضر میں اسلامی مالیاتی ادارے اور رسک:

اسلامی مالیاتی اداروں کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ اس سے متعلقہ علوم پر بھی تحقیق کا سلسلہ جاری ہے۔ چونکہ اسلامی مالیاتی ادارے اسی ماحول میں شریعت اسلامیہ کے اصولوں کے تحت کام کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے دوسرے خطرات سے ساتھ ساتھ کچھ یہی خطرات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے جو عمومی مالیاتی اداروں کو نہیں کرنا پڑتا۔ ان اسلامی مالیاتی اداروں کے حوالے سے خطرات (رسک) کی تقسیم یوں کی گئی ہے:

کریدیٹ رسک Credit Risk : مالیاتی ادارہ جس کے ساتھ مالی معاملہ کر رہا ہے وہ طے شدہ معابدے کو پورا نہ کرے۔ مثلاً عقد مرکب میں جو اشیاء گاہک نے مالیاتی ادارے سے موخر ادگی کے تحت خرید لی ہیں ان کی ادائگی وقت پر نہ کرے۔ یا عقد اجارہ کے تحت گاہک نے جس مشینری یا گاڑی کو مالیاتی ادارے سے کرایہ پر لیا ہے اس کا کرایہ بروقت ادارے کو ادا نہ کرے وہ رسک کریدیٹ رسک کہلاتا ہے۔

ایکیوٹی انومنٹ رسک Equity Investment Risk : اسلامی مالیاتی ادارے کا کسی کاروبار کا حصہ دار بننے کی صورت میں اپنے حصے میں نقصان کے خطرے کا رسک ایکیوٹی انومنٹ رسک کہلاتا ہے۔ مثلاً اسلامی مالیاتی ادارہ کسی دوسرے ادارے کے ساتھ شرکت کا معاملہ کرتا ہے اور اس شرکت کے تحت دوسرا فریق کاروبار کرتا ہے تو اس کاروبار میں اسلامی مالیاتی ادارے کے اپنے حصے کے نقصان کی ذمہ داری اٹھانے کو ایکیوٹی انومنٹ رسک سے تعییر کیا جاتا ہے۔

مارکیٹ رسک Market Risk : مالیاتی ادارے کی جانب سے کاروبار کے لئے خریدے گئے اٹاؤں کی قیمت میں کمی، یا حصہ میں کمی سرمایہ کاری میں مارکیٹ کی وجہ سے خطرات یا فارن ایکچین جو بینک کے پاس موجود ہو یا مستقبل میں ادارے کو کسی معاملے میں بیرونی کرنی کی ضرورت پڑ سکتی ہو اور مارکیٹ میں اس وقت اس کرنی کی قیمت میں کمی یا بیشی کی صورت میں ادارے کو لاحق خطرات مارکیٹ رسک کہلاتے ہیں۔

لیکوئیدیٹی یا سیولت کا رسک Liquidity Risk : اسلامی مالیاتی ادارے کا نقدر قوم کی مطلوبہ معیار کو برقرار نہ رکھ سکنے کا خطرہ۔ **ریٹ آف ریٹرن رسک Rate of Return Risk :** اسلامی مالیاتی اداروں کی جانب سے جتنے منافع پر لوگوں کو مختلف سہولیات مثلاً مراہجہ، اجارہ، سلم وغیرہ کی سہولت فراہم کی گئی ہو اور Bench Mark Rate (قرضہ پر سود کی ادائگی کی شرح جو مرکزی بینک جاری کرتی ہے) بڑھنے سے مالیاتی ادارے کے کھاتے داروں کو دوسرے مالیاتی اداروں کی جانب سے اس سے زیادہ منافع کی پیشکش کی صورت میں اسلامی مالیاتی ادارے کو اسی منافع کا مقابلہ کرنے کے خطرات کو کہا جاتا ہے۔

آپریشنل رسک Operational Risk :

کلی طور پر روزمرہ کے معاملات سے متعلق خطرات کو کہا جاتا ہے۔¹²

کچھ محققین نے اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے ان کے علاوہ بھی شرعی اصولوں سے عدم مطابقت کے خطرے کا ذکر کیا ہے جس کا سامنا اسلامی مالیاتی ادارے کو کرنا پڑتا ہے اور یہ مخصوص خطرہ ہے جو باقی خطرات سے بالکل الگ تھلک ہے اس کو (Sharia) (معنی شرعی اصولوں سے عدم مطابقت کے خطرے کے نام سے موسم کیا جاتا ہے۔ یہ اسلامی مالیاتی ادارے کی جانب سے اپنے معاملات اور معابدات میں شرعی اصولوں کی پاسداری نہ کرنے کے خطرے کو کہا جاتا ہے، مثلاً بیع مرادجہ میں مالیاتی ادارے کے لئے ضروری ہے کہ وہ بیچے جانے والے اٹائے کو کسی تیرے فریق سے خرید کر گاہک کو بیچے گا اور یہ شرعیہ کے اصولوں کے تقاضے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ بیع عینہ ہونے کی وجہ سے یہ معاملہ درست نہیں ہو گا۔ اب اگر اسلامی مالیاتی ادارہ وہ اٹائشہ اسی گاہک سے خرید کر اسی کو ہی فی الفور فروخت کر دے تو شرعی اصولوں سے کی خلاف ورزی کی وجہ سے اس معاملے کا منافع شریعہ بورڈ اور مرکزی بینک کے احکامات کی خلاف ورزی کے باعث خیراتی اکاؤنٹ میں منتقل کرنے کا پابند ہو گا جس کا براہ راست نتیجہ بینک کو نقصان کی صورت میں ہو گا۔

اس طرح کے خطرات کا سدباب نہ کرنے کے نتیجہ میں مالیاتی ادارے کو اس طرح کے معاملات سے حاصل شدہ نفع کو خیراتی ادارے میں دینے کے نتیجہ میں مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نیز شرعی امور کی پاسداری نہ کرنے کی وجہ سے مارکیٹ میں اس

ادارے کی سماکھ پر بہت برا اثر پڑتا ہے جس کا نتیجہ مالیاتی ادارے کو کھاتے داروں کی جانب سے عدم اعتماد کی صورت میں ملتا ہے جو بینک کے منافع اور مجموعی کارکردگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔¹³

شریعت اسلامیہ میں رسک مینیجنمنٹ کے ظائز و امثلہ:

رسک کو عربی میں خطر یا مخاطرہ کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور ان خطرات کے انتظام اور تدارک کو ادارہ المخاطر یا ادارہ المخاطرة کہا جاتا ہے۔ لفظ خطر کے لغوی معانی مختلف نسبتوں کے اعتبار سے مختلف بیان کئے گئے ہیں لیکن ان سب کا مفہوم خطرے میں ڈالنے کے آتے ہیں مثلاً جب عرب خاطر بنفیسه کا جملہ بولتے ہیں تو اس کا مطلب خطرے میں ڈالنا ہوتا ہے۔ اسی طرح الاشراف علی التهلكة، یعنی کسی چیز کو خطرے میں ڈالنے کے لئے لفظ خطر کا اطلاق کیا جاتا ہے۔¹⁴

فقہاء کرام کے ہاں خطر کے لفظ کو مختلف معانی میں استعمال کیا گیا ہے، خطر کا استعمال غرر کے مساوی معنی میں بھی استعمال کیا گیا۔۔۔

علامہ کمال الدین ابن الحمام فرماتے ہیں: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: " لَا تَبَيَّغُوا السَّئَمَكَ فِي الْمَاءِ إِنَّهُ غَرَرٌ " . وَأَخْرَجَ مِثْلَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ . وَمَعْلُومٌ أَنَّ الْأَجْمَةَ قَدْ يُؤْخَذُ مِنْهَا السَّئَمَكُ بِالْيَدِ وَالْعَرْزُ الْخَطَرُ، وَعَيْرُ الْمَمْلُوكِ عَلَى حَطَرٍ ثُبُوتُ الْمِلْكِ وَعَدَمُهُ فَلَذَا جُعِلَ مِنْ بَيْعِ الْخَطَرِ¹⁵

اس عبارت میں غرر کی وضاحت خطر کے لفظ سے کی گئی ہے یعنی ایسی اشیاء جن کا وجود غیر یقینی ہو۔ اسی طرح کی تعبیر علامہ کاسانی رحمہ اللہ سے بھی مقول ہے۔¹⁶ پچھ فقہائے کرام نے خطر اور قمار کو ایک جیسے تعبیر والے الفاظ قرار دئے ہیں کیونکہ دونوں میں کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کا ابہام پایا جاتا ہے۔¹⁷ اسی طرح علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ نے خطر کا معنی کسی چیز کے ضائع ہونے کے قریب ہونے کے معنی میں بھی بیان کیا ہے۔ تاہم بعض فقہاء کے ہاں لفظ خطر کا خطرے کے معنی میں بھی استعمال منقول ہے۔ علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں:

”وَلَا يَحْفَظُ أَنَّ صَاحِبَ السَّوْكَةَ لَا يَعْصِدُ تَعْرِيزَ التَّجَارِ، وَلَا يَعْلَمُ بِحُصُولِ الْعَرَقِ هُلْ
يُكُونُ أَمْ لَا، وَأَمَا الْخَطَرُ مِنْ الْلُّصُوصِ، وَالْقُطَاعِ فَهُوَ مَعْلُومٌ لَهُ، وَلِلْتَّجَارِ لِأَنَّهُمْ لَا
يُعْطُونَ مَالَ السَّوْكَةِ إِلَّا عِنْدَ شِدَّةِ الْحُوفِ طَمَعًا فِي أَحْذِنَ بَدَلِ الْهَالِكِ“¹⁸

اسی طرح خطیب شریفینی مالکی رحمہ اللہ سے بھی اسی معنی میں خطر کا استعمال منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ مضارب یا وکیل موکل یا رب المال کے مال کے ہمراہ بلا اجازت سفر نہ کرے کیونکہ اس میں مال کے ضائع ہونے کا رسک ہے۔ وَلَا يُسَافِرْ بِالْمَالِ بِلَا إِذْنِ لِمَا فِيهِ منَ الْخَطَر¹⁹ معاصر محققین کے ہاں بھی خطر رسک کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔²⁰

رسک کے ظائز قرآن کریم سے:

اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَأَفْرَمَنْ ہے: وَلَا تَلْقَوَا بِإِيمَكُمْ إِلَى التَّهْلِكَةِ²¹ اس ایت کریمہ کی تفسیر میں بہت ساری روایات منقول ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنا چاہئے لیکن اس میں اس حد تک اسراف کرنا کہ بیوی بچوں کے حقوق ضائع ہو جائیں یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے جس سے شریعت نے منع کیا ہے۔²² اسی طرح ایت کریمہ یا بہا اللذین امنوا و اذات دایتم بدين الاجل مسمی

فاکتبہ الحُجَّ اس آیت کریمہ میں قرض دینے والوں اور قرض داروں کو نقصان کے خطرے²³، اور نزاع سے بچانے کے لئے بدایات دی گئی ہیں جن میں عصر حاضر کے حوالے سے مستقبل میں آنے والے خطرات کے تدارک کے اصول پہنچاں ہیں۔ مثلاً سے پہلے قرضوں کی دستاویز لکھنے کا معاملہ ہے کہ جب کوئی قرض یا لین دین کا معاملہ ایک خاص مدت کے لئے ہو تو اس کو لکھ لیا جائے تاکہ فریقین کسی بھی طرح کے خطرے سے بچ جائیں۔ اسی طرح مزید توثیق کے لئے اس پر دو گواہ قائم کرنے کا فرمایا گیا۔ اسی طرح ایت کریمہ، و ان کتنم علی سفر ولم تجدوا کتابنا فرہاد مقبوضہ، میں رہن یعنی گروہ رکھنے کی اجازت دی گئی۔ رہان رہن کی جمع ہے اس سے مراد وہ ہی ہے جو قرض دینے والے کے قرض کی ضمانت کے طور پر اس کے پاس بطور ضمانت رکھوادی جائے²⁴ گویا کہ اگر لکھنے کی صورت ممکن نہ ہو اور گواہ بنانے کی بھی کوئی صورت نہ ہو تو اس صورت میں کوئی چیز بطور رہن رکھ کر بھی اس قرض کی توثیق کی جاسکتی ہے۔ تاکہ قرض نہ ملنے کی صورت میں قرض دار کے لئے خطرے کا تدارک ہو سکے۔ اسی طرح ان خطرات کے تدارک یا کی کے انتظام کے ان تینوں طریقوں کو ایک ساتھ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے کہ ایک معاملے میں دستاویز لکھنے کے ساتھ ساتھ اس پر گواہ بھی قائم کئے جائیں اور قم کی واپسی کی توثیق کے طور پر بطور رہن کوئی چیز بھی رکھی جاسکتی ہے۔

اسی طرح سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کا تفصیلی واقعہ مذکور ہے اس میں حضرت یعقوب علیہ السلام جب اپنے بیٹوں کو رخصت کرتے ہیں تو ان کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ ایک دروازے سے داخل نہ ہوں بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہوں²⁵ یہاں پر اکثر مفسرین حضرات کی رائے یہ ہے کہ ان کو حسن و جمال اور قوت و تعداد کی وجہ سے نظر بد لگنے کے خطرے کے پیش نظر مختلف دروازوں سے داخل ہونے کا حکم دیا گویا کہ خطرے کے تدارک کا طریقہ بھی بتا دیا۔²⁶

رسک اور رسک منیجنٹ کی ایک اور واضح مثال اسی سورہ یوسف میں مصر کے بادشاہ کے خواب دیکھنے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا اس کی تعبیر بتانے کا واقعہ ہے جس میں نہ صرف حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو آنے والے سالوں میں قحط کے خطرے کے بارے میں متنبہ کیا بلکہ ان کو اس خطرے سے نمٹنے کا طریقہ کار بھی بتا دیا۔ کہ سات سال تم متواتر کاشتکاری کرو اور جو غلہ تیار ہو، اسے کاٹ کر بالیوں سمیت ہی سنبھال کر رکھو تاکہ ان میں غلہ زیادہ محفوظ رہے، پھر جب سات سال قحط کے آئیں گے تو یہ ذخیرہ کیا ہو اغله کام آئے گا۔ قحط کے سال گزرنے کے بعد پھر خوب بارش ہو گی، جس کے نتیجے میں مملکت میں پیدا اور میں اضافہ ہو گا۔ خواب کی اس تعبیر میں آنے والے خطرے کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور اس خطرے کے تدارک کے لئے طریقہ کار بھی بتا دیا کہ آنے والے دونوں میں قحط کے سالوں کو کس طرح خوراک کو ذخیرہ کر کے اس کی شدت کو کم کیا جاسکتا ہے۔²⁷

احادیث نبویہ اور رسک منیجنٹ کے نظائر:

خطرے کے تدارک کے لئے سیرت نبویہ میں بھی بہت سارے امثالہ اور نظائر موجود ہیں جن میں معروف روایت وہ ہے جس میں قضا و تدر کے مسئلے کے ساتھ ساتھ انسانی بساط کی حد تک اختیاطی تدابیر اختیار کرنے کے حوالے سے رہنمائی کی گئی ہے۔ حضور ﷺ کے پاس ایک صحابی تشریف لائے اور عرض کیا کہ کیا میں اونٹ کو کھلا چھوڑ دوں اور توکل کروں یا اس کو باندھ لوں اور توکل کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعقلها و توکل اونٹ کورسی سے باندھو اور پھر اللہ پر بھروسہ رکھو۔²⁸ اس حدیث مبارکہ میں یہ بھی رہنمائی کی گئی ہے کہ خطرات کے پیش نظر پہلے سے اختیاطی تدابیر کا اختیار کرنا توکل کے معانی نہیں ہے بلکہ اسلام کے

تصور توکل کے عین مطابق ہے۔ اور اس تصور کی بھی نفی کی گئی ہے کہ توکل کا معنی یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ انسان خطرات کے تدارک کے لئے کوئی دسیلہ ہی اختیار نہ کرے۔ اسی طرح ایک اور روایت میں آتا ہے ابتوغا فی اموال الیتمامی سکیلا تأکله الزکاۃ²⁹ یعنی کے مال میں تجارت کرو اور اس کو اس طرح نہ چھوڑو کہ اس کو زکوٰۃ ختم کر دے۔ اس حدیث مبارکہ میں یتیم کے ولی کو یہ کہا گیا ہے کہ اگر یتیم کے مال سے سالانہ کی بیزاد پر زکوٰۃ نکالی جائے گی تو اس سے اس کا مال کم ہوتا جائے گا اس لئے ولی کو اس مال میں تجارت کا کہا گیا تاکہ اس کے مال میں کچھ نہ کچھ اضافہ ہوتا رہے (یہ تشریح ان ائمہ کے قول پر ہے جو یتیم کے اموال میں زکوٰۃ کے قائل ہیں) گویا کہ اس رسک کو کم کرنے کے لئے ان اموال میں دیانت کے ساتھ کاروبار کی اجازت دی گئی۔

اسی طرح احادیث میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ مقول ہے کہ جب وہ کسی کو مضاربت پر مال سپرد کیا کرتے تھے تو اس کی کے ساتھ شرط لگادیا کرتے تھے کہ اس مال کے ساتھ سمندر اور دیگر پر نظر جگہوں میں سفر کی اجازت نہیں اور اگر مضارب نے ان شرائط کی خلاف ورزی کی اور مال مضاربتو خطرے میں ڈالا تو اس صورت میں ذمہ داری مضارب پر ہو گی، یہ شرائط بھی رب المال کے مال کو رسک اور خطرات میں ڈالنے سے بچانے کے لئے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شرائط پڑھے تو انہوں نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔

”کان سیدنا العباس بن عبد المطلب إذا دفع المال مضاربة اشتربط على صاحبه أن لا يسلك به بحراً، ولا ينزل به واديًا، ولا يشتري به دابة ذات كبد رطبة، فإن فعل ذلك ضمن، فبلغ شرطه رسول الله صلّى الله عليه وسلم، فأجازه“³⁰

”گویا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس خطرے کے تدارک کے طور پر اس کاروباری معاملہ مضاربت (ایسا عقد جس میں ایک فریق کی طرف سے مال دیا جائے جب کہ دوسرے فریق کے جانب سے عمل ہو) میں بطور رب المال (جس فریق کے طرف سے مال دیا گیا ہو) مضاربتو کے لئے سپرد کئے گئے مال کو رسک اور خطرات سے بچانے کے لئے مضارب (جس کو کاروبار کے لئے مال دیا گیا ہو) پر کچھ شرائط لگاتے تھے اور حضور ﷺ کی

جانب سے خطرات کے تدارک کے اس طریقہ کارکی اجازت دی گئی۔“

رسک منیجنمنٹ اور فقہہ اسلامی:

فقہ اسلامی میں مالیاتی خطرات اور ان کے تدارک کے لئے عقود التوثق کے ابواب آتے ہیں جن میں عقدربن یعنی گروی رکھنے کا معاملہ جس میں کسی شخص یا ادارے سے قرض کے بد لے میں کوئی چیز گروی رکھنے کے احکامات بیان کئے گئے ہیں گویا کہ عدم اداگی کے رسک کو گروی رکھی ہوئی چیز کے ذریعہ سے کم کرنے کی کنجماش دی گئی ہے اسی طرح کفالہ کا عقد کہ جس میں کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ذمہ واجب الاداء قرض یا ذمہ داریوں کی اداگی کی ذمہ داری لیتا ہے اور قرض خواہ کے قرض کے ذوبنے کے رسک کو کم کر دیتا ہے³¹ یہ شخصی ضمانت Personal Guarantee کا تصور ہے جو عصر حاضر میں عدم اداگی کے رسک کو کم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح حوالہ کا تصور بھی یہی ہے کہ اس میں بھی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ذمہ کوئی قرض وغیرہ کی اداگی کی ذمہ داری لیتا ہے اور قرض یار قم کے ذوبنے کے رسک کو کم کر دیتا ہے تاہم ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ کفالہ میں

قرض خواہ، اصل مقروض اور حمانت لینے والے دونوں افراد سے اداگی کا مطالبہ کر سکتا ہے جبکہ حوالہ میں اصل مقروض کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے اور جس شخص نے ذمہ داری اٹھائی ہے صرف اس سے حق کی اداگی کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔³²

فقط اسلامی میں ضمان کے وسیع مفہوم میں کھالہ بالدرک یا ضمان بالدرک کے حوالے سے بھی فقہاء نے کلام کیا ہے جس کا مطلب بعض فقہاء کے ہاں یہ ہے کہ خرید و فروخت کے معاملے میں خریدار اور فروخت کنندہ کے علاوہ تیسرافریق اس بات کی حمانت دے کہ جن اشیاء کو فروختگی کے لئے پیش کیا جا رہا ہے اگر اس کی ملکیت میں کسی اور کا حق نکل آتا ہے یا یہ چیز کسی اور کی ثابت ہوئی تو جتنی اداگی خریدار نے کی ہے اس کی ذمہ داری اس تیسرے فریق کی ہوگی۔ گویا کہ تیسرافریق، خریدار کے رسک کو اپنے اوپر لے رہا ہوتا ہے اس صورت میں اگر واقعۃ کوئی مسحت یا مالک نکل آتا ہے تو فریق ثالث، خریدار کو ادا شدہ قیمت کی اداگی کا ذمہ دار ہو گا۔³³ بلکہ حضرات مشاععیہ رحمہم اللہ تو اس رسک کو فقط ملکیت کے استحقاق کی صورت میں ذمہ داری اٹھانے تک محدود نہیں مانتے بلکہ بچی جانے والی اشیاء میں کسی بھی طرح کے نقصان نکلے یا عیب کی صورت میں ذمہ داری اٹھانے کو بھی درست سمجھتے ہیں۔ گویا کہ ان کے ہاں نقصان یا عیب کے خطرے اور رسک کو کم کرنے کے لئے بھی کفالہ بالدرک کا استعمال ان کے ہاں درست ہے اور اس صورت میں بھی جس نے ذمہ داری اٹھائی ہے وہ خریدنے والے کے نقصان کا ذمہ دار ہو گا۔³⁴ اسی طرح ضمان خطراطریق کا مفہوم بھی علامہ شامی نے نقش کیا ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص کو کسی راستے کے محفوظ ہونے کی حمانت دے اور یہ کہہ کر یہ راستہ مکمل طور پر ہر طرح کے نقصانات سے محفوظ ہے اور اگر اس راستے پر جاتے ہوئے تمہیں کوئی نقصان ہو جائے تو اس کی ذمہ داری میری ہوگی تو اس طرح کا رسک بلا عوض تیرعاً قبول کرنے کی گنجائش نقش کی گئی ہے۔³⁵ اگر اس طرح کے رسک کو کسی عوض کے بد لے میں قبول کیا جائے تو اس صورت میں فقہاء سے اس کی ممانعت منقول ہے جیسا کہ سوکر کے مسئلہ کے ضمن میں علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس کو نقش فرمایا ہے۔³⁶

قواعد فقہیہ اور رسک منیجنمنٹ:

قواعد فقہیہ کے ذخیرہ میں بھی خطرات اور ان کے سد باب کے حوالے سے مختلف قواعد کا تذکرہ ملتا ہے ہے مثلاً بختار امون الشرین کا قاعدہ خطرات سے نجٹنے کی ایک مثال ہے اس کی تشریح یوں کیجا تی ہے کہ اگر انسان کا سامنا یک وقت و مختلف طرح کے خطرات سے ہو اور دونوں کو دفع کرنا مشکل ہو بلکہ کسی ایک کا سامنا کرنا لازمی ہو تو دونوں میں سے جس کا نقصان کم سے کم ہو اس کو اختیار کیا جائے گا تاکہ زیادہ نقصان نہ پہنچے۔³⁷ اسی طرح ایک اور قاعدہ فقہیہ "درء المفاسد مقدم علی جلب المصالح"³⁸ یعنی نقصان کا دور کرنا نفع کے حصول سے مقدم ہے یہ قاعدہ فقہیہ ایک طرح سے رسک منیجنمنٹ کی اساس ہے کہ نفع کا حصول اگرچہ مرغوب ہے لیکن ضرر اور ضرر رسان اور نقصان دہ اسباب و عمل کو سپلے ختم کیا جائے گا۔ اسی طرح ایک اور قاعدہ فقہیہ کا مفہوم ہے کہ جہاں دو طرح کے خطروں کا سامنا ہو اور دونوں کو دفع کرنا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں تجزیہ کیا جائے گا کہ کس خطرے کا نقصان عمومی ہے اور کس خطرے سے پہنچنے والا نقصان خاص شعبے یا خاص افراد یا جگہ کو ہے تو اس صورت میں عمومی نقصان والے خطرے کو دفع کیا جائے گا۔³⁹

مقاصد شریعت اور رسک منیجنمنٹ:

شریعت اسلامیہ کے احکام کے مصالح میں بھی غور و فکر کرنے سے اس بات کی رہنمائی ملتی ہے کہ ضروریات کے باب میں خطرات اور ان کے تدارک کو اہم مقام حاصل ہے۔ مثلاً دین کی حفاظت، جان کی حفاظت، مال کی حفاظت، نسل کی حفاظت اور عقل کی

حفاظت، ان تمام میں خطرات کے وجود کی وجہ سے ان سے بچنے کے لئے احکام وضع کے گئے تاکہ ان سے حفاظت ہو سکے۔ احکام شرعیہ کی جو حکمتیں مقاصد شریعت کے ذیل میں ذکر کی گئی ہیں ان میں ان خطرات کے رسک کو روکنا شامل ہے جس کے وقوع سے دین، نسل، عقل، جان، یا مال کو نقصان پہنچنے کا اندازہ ہو۔⁴⁰

رسک منیجنمنٹ کے شرعی حدود:

مذکورہ بالا مثالوں اور نظائر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خطرات اور ان کے انتظام کا نبیادی تصور شریعت اسلامیہ میں موجود ہے لیکن یہ سوال اپنی جگہ انتہائی اہمیت رکھتا ہے کہ کیا خطرات کے تدارک اور ان کے انتظام کے لئے ہر طریقہ استعمال کیا جاسکتا ہے؟ اور عصر حاضر میں خطرات کے تدارک اور ان کے انتظام کے لئے جتنے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں کیا وہ درست ہیں؟ یا اگر وہ درست نہیں ہیں تو اس سلسلے میں کن اصولوں کو مرکوز رکھ کر رسک اور خطرات کے تدارک کے طریقے وضع کئے جاسکتے ہیں۔

یہ بات تو واضح ہے کہ خطرات کے تدارک کے لئے اختیار کئے گئے ہر طریقے کو درست نہیں کہا جاسکتا کیونکہ ان طرق کی شرعی تکمیف کی بعد ہی ان کے اجازت یا ممانعت کے بارے میں رائے دی جاسکتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں خطرات کے تدارک کے لئے جتنے طریقے اختیار کئے گئے ان کے شرعی جائزے کے بعد ان کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں رائے دی گئی مثلاً علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں جب کچھ تاجریوں نے یہ سلسلہ شروع کیا کہ سمندری تجارت میں جب وہ کچھ سامان پہنچا تو اس مد میں کراچی سے زائد رقم وصول کرتے اور وہ زائد رقم اس بات کی گارنی ہوا کرتی کہ اگر اس سامان کو رستے میں کچھ نقصان پہنچا تو رقم لینے والا اس کی تلافی کرے گا گویا کہ اس وقت کے لحاظ سے سمندری اشیاء کے لئے میرین انشورنس کی ایک صورت تھی اور اس کو سوکھہ سے تعبیر کیا گیا۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ نے رسک منیجنمنٹ کے اس طریقہ کارپر ناجائز ہونے کا حکم لگایا⁴¹ اسی طریقہ عصر حاضر میں کاروباری سودوں خصوصاً حص کے کاروبار میں نقصان سے بچنے کے لئے یا بطور سہی اشیاء کی قیمت میں اضافہ یا کمی سے ہونے والے فرق کو برابر کرنے کے لئے Future Contract یا forward contract⁴² یعنی عقود مستقبلیات کے جاتے ہیں اس کی صورت عموماً ہوتی ہے کہ مستقبل کی کسی تاریخ پر خرید و فروخت کا معاملہ ہوتا ہے مثلاً زید عمر و پر ۲۰۰ بوری گندم آج یعنی ۱۱۔۳ اگست کو کیم جنوری کی تاریخ پر فروخت کر دیتا ہے اور عمر و اس کو خرید لیتا ہے۔ اس گندم کی قیمت آج ٹلے ہو جاتی ہے لیکن اس میں کسی بھی فریق کی طرف سے کسی بھی چیز کی ادائیگی نہیں ہوتی نہ میج کی اور نہ ہی ملن کی۔ جب کیم جنوری کی تاریخ آتی ہے تو forward contract میں تو عموماً اس گندم کو فروخت کرنے والا خریدنے کو دینے کا ذمہ دار ہوتا ہے اور خریدنے والے کا مقصد بھی گندم لینا ہی ہوتا ہے لیکن چونکہ اگست میں اس کو اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ کہیں اس کی قیمت میں اضافہ نہ ہو اس لئے وہ اس وقت یہ عقد کر لیتا ہے اور اپنے قیمت کے بڑھنے کے خطرے سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیتا ہے لیکن شرعی طور پر چونکہ میج کی سپردگی نہیں ہوتی اس لئے معاصر علماء نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اسی طرح اس میں ملن کی ادائیگی بھی نہیں ہوتی اس لئے اس کو بیع سلم (کہ جس میں فی الفور قیمت کی ادائیگی کے بدله مستقبل میں سپرد کی جانے والی چیز کی بیع کی جائے) بھی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ جبکہ Future Contract میں عموماً مقصد یا تو فرق برابر کرنا ہوتا ہے کہ میج کی سپردگی کے تاریخ پر دونوں فریق اس قیمت کو دیکھ لیتے ہیں جو اس دن کی قیمت ہوتی ہے اگر قیمت میں اضافہ ہوا ہوتا ہے تو فروخت کرنے والا ان اشیاء کی سپردگی کے بجائے قیمت میں زیادتی کے فرق

کو ادا کرتا ہے اور اگر قیمت میں کمی ہو جکی ہو تو خریدنے والا اس فرق کو ادا کر دیتا ہے جس سے یہ عقد اختتم کو پہنچتا ہے۔ گویا کہ یہ ایک طرح سے ہے کا عقد ہوتا ہے اور اس میں خرید و فروخت والی اشیاء کی قیمت کو فقط ہے کامیاب مقرر کیا گیا ہوتا ہے۔ Future Contract میں کبھی کبھی ممکنہ نقصان کا تحفظ بھی مقصود ہوتا جس کو Hedging سے تعییر کیا جاتا ہے میں اور ٹمن کا تباہ مقصود نہیں ہوتا۔⁴² عصر حاضر میں خطرات کے تدارک اختیار کئے جانے والے درج بالا اور اسی طرح کے دیگر طریقوں کو محققین علماء نے پذیرائی نہیں دی بلکہ ان کو غیر شرعی قرار دیا کیونکہ ان میں شریعت اسلامیہ کے مسلمہ اصولوں سے متصادم طریقوں کو بروئے کار لاتے ہوئے خطرات کے تدارک کے طریقے اختیار کئے گئے۔

رسک منیجنٹ کے لئے شرعی رہنمای اصول:

اگرچہ فتحی ذخیرہ میں رسک اور خطرات کے تدارک کے لئے یکجا طور پر مرتب اصول نظر سے نہیں گزرے تاہم فقه المعاملات کے مجموعی شرعی ہدایات کو مد نظر رکھتے ہوئے ذیل میں بنیادی رہنمای اصول بیان کئے جاتے ہیں جن کو رسک منیجنٹ کے طریقے ترتیب دیتے ہوئے مد نظر رکھنا ضروری ہے۔

الصف کے تقاضوں کو مد نظر رکھنا:

اسلام اپنے ماننے والوں کو انصاف کا درس دیتا ہے اور یہ درس ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے لئے ان کے متعلقہ میدانوں میں ہے۔ اسی طرح خطرات کے تدارک کے لئے پالیسی بناتے وقت اس بات کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے کہ اس میں انصاف کا ادمان ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ خصوصاً مالیاتی اداروں کے ساتھ جب انفرادی طور پر کسی کام معاملہ ہوتا ہے اس وقت رسک منیجنٹ کی پالیسی کا اطلاق مختلف ہوتا ہے اور جب اس کام معاملہ کسی بڑے تجارتی ادارے کے ساتھ ہوتا ہے تو اس وقت ادارہ خطرات کے معیارات کو کسی حد تک منصفانہ انداز میں رکھنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اگرچہ یہاں یہ بات کی جاسکتی ہے کہ دونوں صورتوں میں خطرات کا معیار مختلف ہونے کی وجہ سے رویہ مختلف ہو جاتا ہے۔ لیکن انفرادی معاملات میں بھی بہت ساری جگہوں پر خطرات کا معیار کم ہوتا ہے لیکن ان میں مالیاتی ادارے کمکل طور پر خطرات گاہکوں پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے انصاف کے تقاضوں کو مد نظر رکھنا چاہئے۔

شفافیت:

شریعت کے اصولوں میں سے ایک اصل شفافیت ہے (Transperency) رسک منیجنٹ کے لئے جو بھی طریقے اپنانے جائیں ان میں شفافیت ہو اور دھوکے کا عرض نہ ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ خطرات سے بچنے کے لئے ان کے تدارک کے لئے وضع کئے گئے اصولوں کا اطلاق کیا جائے اور دھوکے سے کسی کو نقصان پہنچا دیں۔ باری تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اللہ دغ بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔ (یوسف: ۵۲)

معاملات میں خاص طور پر شفافیت ذیل کی حدیث سے بھی واضح ہوتی ہے: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ، غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے (جو کسی نے فروخت کرنے کے لئے رکھا ہوا تھا)۔ آپ نے اُس ڈھیر میں اپنا ہاتھ داخل کیا تو یہ نچے کے غلے میں نبی محسوس کی۔ آپ نے دریافت فرمایا: بھتی، یہ کیا ہے؟ غلہ فروش نے کہا: یا رسول اللہ، اسے بارش نے آلمی تھا (اس لیے بھیگ کیا ہے)۔ آپ نے فرمایا: بھیگے ہوئے غلے کو اوپر کیوں نہیں رکھتے؟ تاکہ لوگ اسے دیکھ لیں (اور

دھوکا نہ کھائیں۔ پھر آپ نے فرمایا: جس نے دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔⁴³ اس لئے ان اصولوں میں ابہام اور خفیہ نکات نہیں ہونے چاہیں کہ اس سے دوسروں کو دھوکہ لگے۔

رباسے خالی ہونا:

رسک یا خطرات سے بچنے کے لئے کسی بھی طرح کے اصول وضع کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان اصولوں کا نتیجہ یا ان اصولوں میں کسی بھی مرحلے پر سود کا عنصر داخل نہ ہو پائے کیونکہ سود کی حرمت و شناخت کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اس کی ممانعت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ عمومی طور پر مختلف مالیاتی اداروں میں عدم اداگی کے خطرے کو سود کی اداگی لازم کرنے کے ذریعہ سے کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے رسک کو کم کرنے کے لئے اس طرح کے طریقوں کی شریعت میں گنجائش نہیں ہے۔ اسی طرح کچھ مالیاتی ادارے اور بینک، جاری کھاتے (کرنٹ اکاؤنٹ، وہ اکاؤنٹ جن پر بینک کوئی منافع نہیں دیتا) میں رقوم کی کمی کے خطرے کو محسوس کرتے ہوئے اس خطرے کے تدارک کے طور پر اور اس میں مزید رقوم کے اضافے کے صرف کرنٹ اکاؤنٹ کھلوانے پر مختلف بلاعوض خدمات کا اعلان کرتے ہیں حالانکہ شریعت کا اصول یہ ہے کہ کل فرض جر منفعة فهو وجه من وجوده الربا⁴⁴ کہ ہر وہ قرض جو نفع کھینچے وہ سود میں داخل ہے۔ محققین علماء کی رائے میں کرنٹ اکاؤنٹ میں رکھی گئی رقوم کی بنیاد قرض پر ہے یعنی اکاؤنٹ کھلوانے والے نے بینک کو وہ رقم قرض کے طور پر دی ہوتی ہے۔ اس کے عوض بینک جو اضافی سہولت مہیا کرے گا وہ سود کے زمرے میں داخل ہو گا۔ اسی لئے اسٹیٹ بینک کے شریعہ بورڈ نے بھی اسلامی مالیاتی اداروں کو صرف کرنٹ اکاؤنٹ ہو لڈرز کے لئے اس طرح کی کسی بھی سہولت دینے سے منع کیا ہے⁴⁵۔ اس لئے خطرات کے تدارک کے لئے کوئی بھی طریقہ وضع کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس میں ربا کا کوئی غضر شامل نہ ہو۔

تمار، جوئے اور شر و ط fasade سے خالی ہونا:

خطرات سے نمٹنے کے طرق اختیار کرتے ہوئے اس بات کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ طرق تمار اور جوئے سے خالی ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”انما الخمر والميسر والأنصاب والازلام رجس من عمل الشيطان“⁴⁶

”اے ایمان والو شراب، جواہتوں کے قہان اور جوئے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام میں اہذا ان سے بچو تو تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔ اسی طرح ان طرق کے وضع کرنے میں اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ شر اظہ fasade سے بھی بچا جائے۔“

غرضہ ہونا:

غرض کے معنی دھوکہ دینے اور غلط امید دلانے کے ہیں، فقہی اصطلاح میں غراییسے معاملے کو کہتے ہیں جس کا انجام معلوم نہ ہو عالمہ سر خسی رحمہ اللہ نے اس کی تعریف کی ہے ماکان مستور العاقبة⁴⁷ غرر کے اس معنی کے لحاظ سے ظاہر وہ تمام عقوبہ بھی غرر میں داخل ہو جاتے ہیں جن کا انجام معلوم نہ ہو جیسے شرکت و مضاربہ کیونکہ ان میں بھی عقد کرتے وقت نفع یا نقصان کا کوئی علم نہیں ہوتا، اسی طرح جتنے بھی تجارتی معاملات ہیں ان میں یہ غضر پایا جاتا ہے کہ ہو سکتا ہے ان میں نفع ہو یا ان میں نقصان ہو تو ان کا انجام

بھی ایک طرح سے پوشیدہ ہوتا ہے اس لئے اس معنی کے لحاظ سے یہ معلمات بھی غر کی تعریف میں بظاہر داخل ہو جاتے ہیں۔ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس کا جواب دیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

”الخطر خطران: خطر التجارة، وهو أن يشتري السلعة يقصد أن يبيعها بربح ويتوكل على الله في ذلك، فهذا لا بد منه للتجار، وإن كان قد يخسر أحياناً، فالتجارة لا تكون إلا كذلك، والخطر الثاني: الميسر الذي يتضمن أكل مال الناس بالباطل، فهذا الذي حرمه الله ورسوله،“⁴⁸

”نظرے دو طرح کے ہیں ایک تو وہ خطرہ ہے جس کو تاجر برداشت کرتا ہے مثلا کاروبار کے لئے سامان خریدتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کو منافع کے ساتھ پیچے اور توکل کرتا ہے باری تعالیٰ پر تو اس کی اجازت ہے جبکہ دوسرے قسم کے خطرات وہ ہیں جس کو جوئے سے تعبیر کیا جاسکتا ہے جس کا مقصد لوگوں کے اموال کو غلط طریقے سے کھانا ہوتا ہے اور اسی کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔“

گویا کہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ہاں ایک خطرہ یا غیر یقینی کیفیت وہ ہوتی ہے جو ہر طرح کے عقد کے ساتھ لازمی ہے اور اس کے بغیر کوئی عقد مکمل تک نہیں پہنچ سکتا اور یہی وہ خطرہ ہے جس کو احادیث نبویہ میں حمان سے تعبیر کیا گیا ہے اور جس پر نفع کے جائز ہونے کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ فرمایا گیا کہ الخراج بالضمان کہ نفع کا استحقاق ضمان یعنی اس طرح کا خطرہ اٹھانے کے ساتھ مشروط ہے۔ جبکہ دوسرے قسم کی غیر یقینی کیفیتیں وہ ہیں جو جوئے قمار کی وجہ سے کسی عقد میں آتی ہیں اور اس طرح کی غیر یقینی کیفیت پیدا کرنے کا مقصد غلط طریقے سے لوگوں کے مال کھانا ہے۔ پہلے والی صورت کی تو اجازت ہے بلکہ اس کے بغیر تو نفع کا استحقاق ممکن نہیں جبکہ دوسرے صورت میں غیر یقینی کیفیت غرر، جوئے اور قمار کی وجہ سے ناجائز ہے۔

بعض حضرات نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ غر اس پوشیدگی اور غیر یقینی کیفیت کو کہتے ہیں جو عقد کے اصل اجزاء مثلاً ثمن، مبلغ، مدت، بیع، قبضہ بیع وغیرہ اور عقد کی ذات سے متعلق ہو اور اگر غیر یقینی کیفیت اصل عقد کی ذات سے متعلق نہ ہو تو اس غیر یقینی کیفیت کو غر سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔⁴⁹ شرکت و مضاربت اور دوسرے عقود جن میں نفع و نقصان کی کیفیت غیر یقینی ہونے یا بیع کے عقد میں مبلغ کی قیمت بڑھنے یا کم ہونے سے نفع و نقصان کی کیفیت غیر یقینی کا تعلق اصل عقد سے نہیں ہوتا بلکہ اصل عقد کامل طور پر غیر مبہم طریقے سے پایہ مکمل تک پہنچ چکا ہوتا ہے شرکت و مضاربت میں تقسیم منافع کے تناوب کے حوالے سے کوئی ابہام نہیں ہوتا اور نہ ہی بیع کے معاملے میں مبلغ یا چن وغیرہ کے حوالے سے کوئی ابہام ہوتا ہے جو عقد کے اصل اساس ہیں اس لئے اس طرح کی غیر یقینی کیفیت کو غر سے تعبیر نہیں کر سکتے اور نہ ہی یہ غر کی تعریف میں آتا ہے۔ نیز غر مالیاتی معاملات میں منوع ہے جو غر کشیر ہو یعنی ایسی غیر یقینی کیفیت جو فریقین کے درمیان نزاع کا باعث بن سکتی اگر ابہام اس حد تک نہ پہنچے جو باعث نزاع ہو تو وہ غر کے ضمن میں نہیں آتا نیز عرف میں اگر اسی طرح کے ساتھ معاملہ کرنے کا رواج ہو تو اس کو بھی فقہاء غر کی تعریف میں داخل نہیں مانتے، اور یہ ابہام عقد کے اندر اصالتا پایا جائے نہ کہ تباہ اور اس عقد کو کرنے کی ضرورت نہ ہو۔⁵⁰ رسک اور خطرات سے بچنے کے لئے جتنے بھی طرق اختیار کئے جائیں ان میں اس بات کا لازمی خیال رکھا جائے کہ اس میں غر کا

عصر نہ پایا جائے۔ عصر حاضر میں حصہ کی خرید و فروخت کے حوالے سے خطرات کو کم کرنے کے لئے جو طرق اختیار کئے جاتے ہیں ان میں اکثر غریر پرمی ہوتے ہیں جس کی وجہ سے مختلقین علماء ان طرق کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔

متعلقہ فریق کا شرعی ذمہ داری نہجات:

شریعت اسلامیہ میں جتنے بھی فریق کسی معاہلے میں کوئی کردار ادا کرتے ہیں ان کے کردار، حقوق اور ذمہ داریوں کی وضاحت مکمل تفصیل کے ساتھ بیان کی گی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی کے پاس اپنی چیز بطور امانت رکھواتا ہے تو جس کے پاس وہ چیز بطور امانت رکھوائی گئی ہے اس کو امین کہا جاتا ہے اور اس کا قبضہ قبضہ امانہ متصور ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بطور امانت رکھوائی گئی چیز کو امین کے تعداد اور تقدیر کے بغیر (یعنی جس کے پاس وہ اشائش بطور امانت موجود ہوا س کی کوتاہی اور تجاوز کے بغیر) کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس کہ ذمہ داری امین کی نہیں ہو گی بلکہ اس کو اصل مالک برداشت کرے گا⁵¹۔ تو اس صورت میں اگر امانت رکھوائے والا اپنے آپ کو خطرے سے بچانے کے لئے یہ شرط لگائے کہ ہر صورت میں امین ذمہ دار ہو گا تو یہ شریعت کے اصولوں کی خلاف ورزی ہو گی رسک منیجنٹ کے اسی طرح کا کوئی بھی طریقہ شرعی اصولوں کی خلاف ورزی کی بناء پر قبل قبول نہیں ہو گا۔ اسی طرح کا معاملہ عقد مضاربہت کا ہے (مضاربہت وہ مالی معاملہ کہلاتا ہے کہ جس میں ایک فریق کاروبار کے لئے دوسرے فریق کو کچھ رقم دے اور دوسرے فریق کی جانب سے کاروباری صلاحیتوں کی بناء پر نفع میں حصہ داری ہو) اس مالی معاملہ میں بھی کاروباری اتنا ٹھی مضارب (وہ فریق جو عملی طور پر کاروبار میں مصروف ہو) کے پاس قبضہ امانہ کے تصور کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اس صورت میں بھی اگر کاروبار کے لئے رقم دینے والا نقصان کے خطرے کو ختم کرنے کے لئے یہ شرط لگائے کہ ہر صورت میں اس کو نفع ملے گا یا نقصان کی ذمہ داری فقط مضارب کی ہو گی تو خطرے کے تدارک کے لئے یہ طریقہ شریعت کے ان اصولوں سے متصادم ہو گا جس میں شریعت نے ہر فریق کے حقوق اور ذمہ داری کا تعین کیا ہے۔ اسی طرح اجارہ اور کرایہ داری کا معاملہ ہے کہ جس کو کرایہ پر کوئی چیز دی گئی ہے اس کے قبضہ میں وہ چیز قبضہ امانہ کے طور پر ہوتی ہے اور بلا تعدی و تقدیر (یعنی جس کے پاس وہ اشائش بطور کراہی موجود ہوا س کی کوتاہی اور تجاوز کے بغیر) اگر اتنا ٹھی کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس نقصان کو اصل مالک برداشت کرے گا نہ کہ کرایہ دار۔ تو اس صورت میں اگر مالک اپنے خطرے کو کم کرنے کے لئے کسی بھی نقصان کی ذمہ داری کرایہ دار پر ڈالے تو شرعی اصولوں سے متصادم ہونے کی وجہ سے اس طرح کے رسک منیجنٹ کے طرق کو قبل قبول نہیں سمجھا جائے گا۔⁵² اس لئے رسک منیجنٹ کے طریقوں کو وضع کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس میں شریعت اسلامیہ کے ذمہ داریوں کے تعین کے اصولوں کا خیال رکھا جائے۔

اسی کے قریب قریب یہ ضابطہ بھی ہے کہ کوئی فریق نفع کے استحقاق کا مطالبہ تباہ کر سکتا ہے جب وہ ذمہ داری اٹھائے۔ ذمہ داری اٹھائے بغیر کسی معاملہ میں ذمہ داری اٹھائے بغیر نفع نہیں لے سکتا۔ اسی کو فقہاء کرام نے ضمان سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا ہے الخراج بالضمان یعنی نفع کا استحقاق نقصان یا ہلاکت کی ذمہ داری اٹھائے بغیر ممکن نہیں۔ اسی مفہوم میں قاعدة: الغرم بالغنم، اور النعمۃ بقدر النعمۃ، والننعمۃ بقدر النعمۃ⁵³ ان تمام کا مفہوم یہی ہے کہ نفع کا استحقاق نقصان یا ہلاکت کی ذمہ داری کے ساتھ ہو گا اسی طرح نقصان کا ذمہ دار بھی وہی ہو گا جو نفع لے رہا ہے۔ اب اگر کوئی فریق نفع لینے میں تو شریک ہو لیکن رسک کو دوسرے فریق کی طرف منتقل کرتے ہوئے کاروبار میں شرط لگائے کہ نقصان کی صورت میں وہ ذمہ دار نہیں ہو گا تو اس طرح کی

شرط شریعت کے اصولوں کی خلاف ورزی ہو گی اسی لئے خطرے سے نمٹنے کے اصولوں کے وضع کرنے میں شریعت اسلامیہ کے ذمہ داری کے تعین کے اصولوں کو کالخاطر کھانپڑو ری ہے۔

اس سلسلے میں یہ بات قابل غور ہے عصر حاضر میں اقتصاد اسلامی کے ماہرین علماء کرام نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ نقشان کی ذمہ داری اٹھاتے ہوئے کسی عقد کے خطرات کو کم کرنے کے لئے پہلے والے عقد سے بالکل الگ کسی دوسرے فریق کے ساتھ کوئی بھی دوسرا عقد کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ دونوں عقود ایک دوسرے سے الگ الگ ہوں اور دونوں ایک دوسرے کے ساتھ متعلق نہ ہوں اور دونوں کا مقصد فقط نقشان یا نفع کے فرق کا پورا کرنا ہے ہو بلکہ حقیقی معنوں میں بیچ پر قبضہ کرنا اور ثمن کی ادائگی ہو⁵⁴۔ مثلاً کسی نے سو بوری گندم کی خریداری کے لئے ایک لاکھ روپے میں بیچ سلم کیا (وہ بیچ جس میں قیمت کی ادائگی فی الفور ہو اور بیچ کی سپردگی مستقبل کی متعین تاریخ پر ہو۔ شرعی طور پر مخصوص شرائط کے ساتھ اس کی اجازت ہے) اس میں اگرچہ یہ خطرہ ہے کہ مستقبل میں جب بیچ (مسلم فیہ) یعنی گندم کی سپردگی کا وقت آئے گا تو اس وقت شائد فروخت کرنے کے لئے خریدار نہ ملے یا شائد اس کی اتنی قیمت نہ ملے تو اس خطرے کو کم کرنے کے لئے یہ صورت اختیار کرنے کی علماء کی اجازت دی ہے کہ یہ شخص سو بوری گندم کا عقد سلم کسی اور شخص کو فروخت کر دے تاکہ اپنے خطرے کو کم کر سکے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ یہ دونوں عقود ایک دوسرے کے ساتھ متعلق نہ ہوں بلکہ اگر پہلے والے سلم میں اس کو سو بوری گندم نہ ملے تو پھر بھی اس کے لئے لازم ہے کہ اپنی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے مارکیٹ سے گندم خرید کر اس شخص کو مہیا کر دے جس کے ساتھ اس نے دوسرا سلم کیا تھا اسی طرح خریداری کے معاملہ میں خریداری کا خریداری ہوئی اشیاء پر قبضہ کرنے کے بعد بیچ کی ہلاکت کے خطرے کو اسلامی طریقہ التشور نس یعنی تکافل کے ذریعہ کم کرنے کی گنجائش دی گئی ہے۔

عقود کی بنیادی شرائط کا پورا کرنا:

شریعت اسلامیہ نے عقود کی بنیادی شرائط ذکر کی ہیں جن میں کچھ عمومی شرائط ہیں اور کچھ خصوصی شرائط ہیں۔ مثلاً بغیر ملکیت کے کسی چیز کو فروخت نہیں کیا جاسکتا، اسی طرح جس چیز کا حمان یا ذمہ داری کسی نے نہیں اٹھائی اس کا فروخت کرنا جائز نہیں اسی طرح کچھ شرائط اسلامی ہیں جو مخصوص عقود کے ساتھ خاص ہیں مثلاً عقد صرف (جس میں ایک کرنی کا دوسری کرنی کے ساتھ تبادلہ ہو) میں یہ شرط ہے کہ جس مجلس میں بیچ اور ثمن کا آپس میں تبادلہ ہوا سی میں ہی دونوں پر قبضہ ہونا شرط ہے اسی طرح بیچ مرابح (وہ بیچ جس میں منافع کے ساتھ کسی چیز کو بیچا جائے) کے لئے ضروری ہے کہ فروخت کرنے والا قیمت خرید بیچ منافع کے خریدنے والے کو بتا دے۔⁵⁵ یہ بنیادی شرائط فریقین کی ذمہ داریوں کا تعین بھی کرتے ہیں۔ ان ذمہ داریوں کی ادائگی اور ان کو پورا کرنا فریقین کے لئے ضروری ہے تاکہ دونوں کو اپنا حق کمکل طور پر پہنچے اور ایک دوسرے کے حقوق متاثر نہ ہو۔ اب اگر رسک منیجنٹ کے لئے ایسا طریقہ کارا اختیار کیا جائے جو شریعت اسلامیہ کے ان اصولوں سے تصادم ہو تو وہ قابل قول نہیں ہو گا۔ مثلاً بیچ مرابح میں اگر فروخت کرنے والا قیمت خرید کو خریدار سے رسک کی بناء پر چھپائے تو اس سے اس مخصوص عقد کی نوعیت ہی بدلت جائے گی جس کی گنجائش نہیں ہے۔ اسی طرح بیچ صرف میں اگر متعاقدین اس بات پر متفق ہو بھی جائیں کہ دونوں فریق خطرے کے سداب کے لئے بیچ پر قبضہ کرنے کو موخر کر دیں تو اس کی گنجائش

نہیں۔ اس لئے رسک منیجنٹ کے کسی بھی طریقے کو وضع کرنے لئے یہ ضروری ہے کہ ان عقود کی عمومی اور خصوصی شرائط پر کوئی زدہ بڑے اور ان کا لحاظ کرتے ہوئے ایسے طرق وضع کئے جائیں جو خطرات کا تدارک کر سکیں۔

خلاصہ اور سفارشات:

جبیسا کہ ذکر کیا گیا کہ عصر حاضر میں رسک منیجنٹ ہر ادارے خصوصاً مالیاتی اداروں میں لازمی عصر کی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور ادارے میں اس شبے کی سفارشات کی روشنی میں اصول و ضوابط بنائے جاتے ہیں جونہ صرف پیش آمدہ خطرات سے ادارے کی حفاظت میں مدد و معاون ہوتی ہیں بلکہ کافی حد تک ادارے کو مالیاتی فائدے کے ساتھ ساتھ اس کی ساکھ پر بھی ثابت اثرات مرتب کرتے ہیں۔ عموماً ان پالیسیوں کے شرعی ضابطوں سے موافقت کے حوالے سے نگرانی کا کوئی انتظام یا تو بالکل نہیں کیا جاتا یا جہاں پر اس طرح کا انتظام ہوتا ہے وہاں پر کچھ اداروں میں خطرات کے حوالے سے ضابطوں کی نگرانی کا انتظام قابل تائش نہیں کہا جاسکتا۔ اس لئے سب سے پہلے تو بحیثیت مسلمان ہماری ذمہ داری ہے کہ اگرچہ خطرات سے نمٹنے اور اس کے لئے ضابطے بنانے کی ترغیب شریعت اسلامیہ میں موجود ہے تاہم اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی شرط لگائی گئی ہے کہ ان اصول و ضوابط کو شریعت اسلامیہ کی رہنمائی میں بنایا جائے اور ان میں سود، جوئے، غرر اور دوسرا یہی امور سے اجتناب بر تاجائے جس کو شریعت میں معنی کیا گیا ہے۔ اس لئے کم از کم انفرادی حوالے سے کوئی بھی کاروبار کرتے ہوئے خطرات سے بچاؤ کے لئے ایسے راستے استعمال کئے جائیں جو شرعی حدود کے اندر ہوں اور قابل قبول ہوں۔

اسٹاک ایکچین میں ہونے والے کاروبار میں عموماً خطرات سے بچنے کے لئے ایسے سودوں کا سہارا لیا جاتا ہے جو شریعت اسلامیہ کے اصولوں پر پورا نہیں اترتے اور غرر، سود اور ٹے وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس لئے اسٹاک ایکچین کے ذمہ داران پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان سودوں کو شرعی حدود کے اندر لانے کے لئے اسلامی مالیات کے ماہرین کے ساتھ مل بیٹھ کر طریقہ کار تجویز کریں تاکہ مارکیٹ سے ایسے سودوں کا خاتمه ہو سکے اور کاروباری حضرات ان غیر شرعی سودوں میں سے بچ سکیں۔ اسی طرح علماء کرام بھی اپنا کردار ادا کرتے ہوئے اس کاروبار سے منسلک افراد کو مختلف فورمز پر اس حوالے سے ترغیب دیں کہ وہ مارکیٹ کے ذمہ داران کو ان کی شرعی ذمہ داریوں سے آگاہ کریں۔ نیز مالیات کے کامہ علماء برادر است ان ذمہ داران سے خود بھی اس موضوع کو اٹھائیں۔

اسی طرح عموماً مالیاتی اداروں میں Product Development کا مکمل شبہ کام کرتا ہے جو مارکیٹ کے رجحان اور مالیاتی ادارے کے زیادہ سے زیادہ منافع کے لئے مالیاتی اداروں کے لئے مختلف قسم کے پراؤٹ کی تیاری کا کام کرتا ہے۔ ان شبجوں کی ذمہ داران پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خطرات کو کم کرنے کے لئے خطرات سے نمٹنے کے شبے کے ساتھ مل کر جتنے بھی نئے ضابطے بناتے ہیں اس عمل میں اسلامی نقطہ نظر کو ضرور ملحوظ خاطر رکھیں۔ اس سلسلے میں ان شبہ جات میں خدمات دینے والے افراد کے لئے شرعی امور کا لحاظ رکھنے کی تربیت کا اہتمام کیا جائے تاکہ وہ ضابطے بناتے وقت شرعی امور کا خیال رکھیں۔

اسی کے ساتھ ان شبہ جات کے لئے یا تو مستقل طور پر ایسے افراد کی خدمات حاصل کی جائیں جو شرعی امور میں مہارت کے ساتھ ساتھ ان شبہ جات کے خطرات کا علم رکھتے ہوں اور ان ضوابط میں غیر شرعی امور کی نشاندہی کر کے ان کو شریعہ کے

اصولوں کے مطابق بنائیں یا اگر مستقل طور ہر ممکن نہ ہو تو کم از کم ایسے شرعی ماہر کی خدمات حاصل کی جائیں جو وقار فوقا ان شعبہ جات کے جاری کئے ہوئے ضوابط کی شریعہ سے مطابقت اور عدم مطابقت کی نگرانی کرے۔

اسی طرح مختلف خصوصا اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور سیکیورٹیز ایڈا یونیورسٹی پیش کی جس طبقہ میں اگرچہ اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے عمومی طور پر اس قانون کا اجراء کیا ہوا ہے کہ ان کے بنائے گے اصول و ضوابط شریعہ بورڈ سے منظور شدہ اور شریعت سے مطابقت رکھتا ہو تاہم ان اداروں کو اپنے متعقلہ شریعہ بورڈ کی رہنمائی میں اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے خطرات سے نمٹنے کے ضوابط کے لئے کم از کم بنیادی رہنمایا صول وضع کر کے ان کا اجراء کرنا چاہئے۔ تاکہ مالیاتی ادارے ان رہنمایوں اور ہدایات کی روشنی میں خطرات سے نمٹنے کی پالیسیاں بنائیں

شریعہ آڈٹ اور کمپلائنس کے شعبہ جات کو بھی اس بات کی طرف دھیان دینا چاہئے کہ جس طرح ان کی ذمہ داریوں میں یہ بات شامل ہے کہ وہ مالیاتی ادارے کے دوسراے امور میں شرعی مطابقت اور عدم مطابقت کی نگرانی کریں اسی طرح خطرات سے نمٹنے کا اہم شعبہ اس بات کا مقاضی ہے کہ آڈٹ اور کمپلائنس کا شعبہ ان دستاویزات کا بھی وقار فوقا جائزہ لے کہ کہیں ان میں شریعہ بورڈ کی منظوری کے بغیر ایسی شفیقیں شامل نہ کر دی گئی ہوں جو شریعہ کے اصولوں سے متصادم ہوں۔ اسی طرح مختلف اسلامی مالیاتی اداروں خصوصا ان اداروں میں جہاں پر سودی معاملات اور غیر سودی دونوں طرح کی بینکاری ہوتی ہو۔ ان میں خصوصی طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اسلامی مالیاتی معاملے میں خطرے سے نمٹنے کے لئے ان دستاویزات کا استعمال نہ ہو جو سودی معاملے میں خطرات سے نمٹنے کے لئے استعمال ہوتی ہو۔ کیونکہ وہ دستاویزات عموما سودی دفعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔

حوالہ و مراجع:

(<https://en.oxforddictionaries.com/definition/risk>) retrieved on 20/03/2019¹

DeLorenzo, Yusuf Talal (2007) "Shari'ah Compliance Risk," *Chicago Journal of International Law*: Vol. 7: No. 2, Article 4. Available at: <http://chicagounbound.uchicago.edu/cjil/vol7/iss2/4> retrieved on 20/03/2019

published by CAPSU, cairo, 2005|Risk assessment and Risk management, Dr atief a Moneim, p1,³ fundamentals of risk management :understanding evaluating and implementing effective⁴ risk management ,^{2nd} edition, paul hopkin,kogan page, p14

ISO guide ,73:2009,first edition,Risk Management vocabulary, p9⁵ Introduction to risk management, 2nd edition, 2013, laurance crane gants, pub by⁶ extension risk management education and risk rating agency Page 5
The Permissible Gharar (Risk)in Classical Islamic Jurisprudence, Abdur Rahim⁷ al.saati J.KAU: Islamic Econ. Vol. 16, No. 2, pp. 3-19,1424 A.H / 2003 A.D

ISO Guide 73:2009,first edition, Risk Management vocabulary,p10⁸

Risk management handbook,2009, university of Adelaide,p:12, https://www.adelaide.edu.au/legalandrisk/docs/resources/Risk_Management_Handbook.pdf,retrieved on 20/03/ 2019 https://www.faa.gov/about/initiatives/maintenance_hf/library/documents/media/hfac/4_riskassessment.pdf,¹⁰ retrieved on 20/03/2019

<https://management.simpllicable.com/management/new/how-to-control-risk>, retrieved¹¹ on 20/03/2019

- Guiding Principles of Risk Management by Islamic Financial Services board 2005, https://ifsb.org/_standard/ifsb1.pdf retrieved on 20/03/2019 retrieved on 20/03/2019
- Shariah non-compliance risk and its effects of IFI's Rusni Hassan, Al-Shajarah, Journal of International institute of Islamic Thought and Civilization Vol 21 No 3 (2016): Special Issue of IIIF¹³
- ¹⁴ ابن الحرب، محمد بن مکرم، ج ۳، ص ۲۵۳ مادہ خط، القاموس الحجی، محمد بن یعقوب فیروزابادی، ج ۱، ص ۳۸۶
- ¹⁵ فتح التدیر، کمال الدین ابن الحمام، بد و نسب و بود و متاریخ، دار الفکر، بیروت، ج ۲، ص ۲۱۰
- ¹⁶ بدائع الصنائع، علاء الدین، آبوبکر بن مسعود بن احمد الکاسانی الحنفی، طبع دوم، ۱۹۸۶ء دارالكتب العلمیہ بیروت ج ۵، ص ۱۶۳
- ¹⁷ انتقیلین فی الفقہ المأکلی، عبد الوہاب ابن علی البغدادی۔ ۱۵۰، دارالكتب، ریاض، ج ۲، ص
- ¹⁸ رد المحتار، الشافعی، ابن عابدین، محمد آمین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین الدمشقی الحنفی، طبع دوم، ۱۹۹۲ء، دارالفکر، بیروت، ج ۱، ص ۲۷۰
- ¹⁹ الاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع، شمس الدین احمد، الشریفی، دارالفکر بیروت، ج ۲، ص ۳۲۳
- ²⁰ التحوطیہ لتمويل الاسلامی، سامی بن ابراہیم السویلی، مکتبۃ الملک نہد الوطنیہ، السویلی، ص ۲۲
- ²¹ البقرہ: ۱۹۵
- ²² معارف القرآن، مفتی محمد شفیع، ادارۃ المعارف کراچی نمبر ۱۴۲، ۲۰۰۱ء، ج ۱، ص ۲۷۲
- ²³ تدبیر قرآن، مولانا امین احسن اصلاحی، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، ج ۱، ص ۲۴۰
- ²⁴ ایضاً، ص ۲۲۲
- ²⁵ یوسف: ۲۷
- ²⁶ الحجیط، ابو حیان الشیر الدین، دارالفکر، بیروت طبع ۱۴۲۰ھ، ج ۲، ص ۲۹۸
- ²⁷ حوالہ بالاج، ص ۲۸۳
- ²⁸ الاداب للسیفی، الیقی، احمد ابن حسین، رقم الحدیث ۷۷۸
- ²⁹ سنن الترمذی، ابو عیسیٰ محمد ابن عیسیٰ، ج ۱، ص ۱۲۵
- ³⁰ مجمع الزوائد، علی ابن ابی بکر الحشیمی، مکتبہ القدرسی، القاہرۃ، ج ۳، ص ۱۶۱
- ³¹ بدائع الصنائع، علامہ کاسانی، ج ۳، ص ۲۰۶
- ³² الفقہ الاسلامی وادله، دکتور وصیہ الزحلی، طبع ۴، سن مدارد، دارالفکر، بیروت، ج ۲، ص ۲۲۵
- ³³ الموسوعۃ الفقہیہ، سن ۱۴۲۷ھ، وزارة الاوقاف والشئون الاسلامیة، الکویت، ج ۲۸، ص ۲۳۷
- ³⁴ الحنفی المحتاج، محمد ابن احمد الحنفی الشیرینی، دارالكتب العلمیہ، بیروت، ج ۲، ص ۲۰۱
- ³⁵ رد المحتار ابن عابدین، الشافعی، ج ۵، ص ۲۹۱
- ³⁶ ایضاً، ج ۲، ص ۲۸۱
- ³⁷ القواعد النحویہ و تطییقہا فی المذاہب الاربعه، محمد مصطفیٰ الزحلی، دارالفکر بیروت، ج ۱، ص ۲۱۹
- ³⁸ ایضاً، ج ۲، ص ۲۷۷
- ³⁹ القواعد النحویہ الکبریٰ، وما تفرع عنہا، الدکتور صالح ابن غانم، ۱۹۹۷ء، دارالبلنسیہ، بیروت، ص ۵۰۸، ۵۳۳
- Risk Management in Islamic Finance: An analysis from objectives of Sharia Perspective.Agha and ⁴⁰ Ruslan,International journal of Business,Economics and Law,Vol 7, Issue3,(Aug) 2015,p 46 to 52
- ⁴¹ رد المحتار، الشافعی، ابن عابدین، محمد آمین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین الدمشقی الحنفی، طبع دوم، ۱۹۹۲ء، دارالفکر، بیروت، ج ۲، ص ۲۸۱

عصر حاضر میں ہالیٹی شعبے میں رسک منیجنمنٹ کے طرق کا اسلامی تعلیمات کے

تباہ میں ایک تجزیاتی مطالعہ

⁴² اسلامی پیکاری اور غرر، ابیزار حمدانی، مکتبہ معارف القرآن کراچی، ص ۷۳۲ تا ۷۳۱⁴³ صحیح لمسلم، مسلم ابن حجاج، ج 1 ص 69، سنن آبوداؤد، ابو داؤد بحستانی، حدیث نمبر 3452⁴⁴ السنن الکبریٰ، آحمد بن الحسین الخراسانی، ابو بکر البیهقی، طبع سوم، ۲۰۰۳ء دارالكتب العلمیہ، بیروت، لبنان ج ۵، ص ۳۵۰⁴⁵ <http://www.sbp.org.pk/ibd/2014/C1.htm retrieved on 20/03/2019>⁴⁶ الملائکہ: ۹۰، اسان ترجمہ قرآن، مفتی تقی عثمانی، مکتبہ معارف القرآن کراچی، ص ۲۲۹⁴⁷ المبسوط، محمد بن احمد السرخسی، بدون طبع، ۱۹۹۳ء دارالمعرفہ، بیروت، ج ۱۲، ص ۱۹۳⁴⁸ الفتاویٰ الکبریٰ، احمد ابن عبدالحیم، ابن تیمیہ، دارالكتب العلمیہ، طبع: اول، ۱۹۸۷ء، ج ۲، ص ۶۵⁴⁹ غرر کی صور تین، ابیزار حمدانی مکتبہ معارف القرآن کراچی، ص ۳۲ تا ۳۰⁵⁰ الموسوعۃ الفقیہ الکویتیہ، سن ۱۴۲۷ھ، وزارت الاوقاف والشئون الإسلامية، الکویت، ص ۱۰۱⁵¹ مجموعۃ الأحكام العدلیہ، المادہ ۲۲۶⁵² الموسوعۃ الفقیہ الکویتیہ، سن ۱۴۲۷ھ، وزارت الاوقاف والشئون الإسلامية، الکویت ج ۲، ص ۲۵۸⁵³ اوچیز فی ایضاح قواعد الفقہ الکلیہ محمد صدقی ابن احمد، ۱۹۹۶ء، مؤسسة الرسالہ، بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۳۶۵⁵⁴ Introduction to Islamic finance, Usmani, Mufti Muhammad Taqi, page 128 to 145⁵⁵ الفقہ الاسلامی وادله، دکتور وحشی از حیلی، طبع ۴، سن ندارد، دارالفنون، بیروت، ج ۲ ص ۳۵۸ تا ۳۷۸